ہمارے گرد و پیش دنیا برباد ہو رہی ہے۔ ہم نظریات اور فضول سیاسی مسائل میں الجھے رہتے ہیں اور سطحی اصلاحات سے دل بہلاتے رہتے ہیں۔ ان سب سے کیا ہماری ذہنی کم مائگی نہیں ثابت ہو گی؟ بعض لوگ تو اسے تسلیم کریں گے، لیکن ہماری زندگی کا رونا تو یہ ہے کہ ہم جو پہلے کرتے ہیں وہی کئے جائیں گے۔ اگر حقیقت کو جان کر اس کے مطابق ہم عمل نہ کریں تو ہمارے لیے وہ زہر کا کام کرتی ہے۔ پھر وہ زہر پھیلتا ہے، جس کا اثر نفسیاتی کشمکش، عدم توازن اور خرابی صحت ہوتا ہے۔ انسان میں جب تخلیقی ذہانت بیدار ہو گی، تب ہی مسرت، امن و چین سے زندگی بسر ہو سکتی ہے۔

ایک گورنمنٹ کو بدل کر دوسری گورنمنٹ کو برسر حکومت کرنے سے ایک جماعت اور فریق کے بجائے دوسری جماعت یا فریق کا اقتدار بڑھانے سے، یا ایک مطلب پرست غاصب کے بجائے دوسرے خود غرض غاصب کی حمایت کرنے سے ہم دانشمند نہیں بن سکتے، نہ ایسے انقلاب سے جس میں خونریزی ہو، ہماری دشواریاں کبھی حل ہوں گی۔ ہم صرف ایسے ہی گہرے باطنی انقلاب سے جو ہمارے اقتدار کو بدل دے مختلف قسم کا ماحول اور دانش مندانہ معاشرتی نظام پیدا کر سکتے ہیں اور اس نوعیت کا انقلاب تو صرف ہم آپ ہی پیدا کر سکتے ہیں۔ کسی قسم کا نیا نظام اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہر فرد اپنی نفسیاتی

رکاوٹوں کو دور کر کے آزاد نہ ہو۔ ہم کاغذ پر کسی اعلیٰ معراج یا مثالی اور شاندار نئی دنیا کا نقشہ تو آسانی سے کھینچ سکتے ہیں اور بڑے بڑے منصوبے تیار کر سکتے ہیں، لیکن ایک نا معلوم مستقبل کی خاطر، حال کو قربان اور نظر انداز کر دینے سے حقیقتاً کوئی مسئلہ حل نہیں کیا جا سکتا۔ زمانۂ حال و مستقبل کے درمیان تو اتنے حوادث وقوع میں آ سکتے ہیں کہ کوئی شخص آئندہ کے بارے میں پیشین گوئی نہیں کر سکتا۔ اگر ہم میں خلوص ہے تو جو کچھ ہم کر سکتے ہیں، یا ہمیں کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے مسائل کو اسی وقت سلجھائیں اور ان کو آئندہ پر ملتوی نہ کر دیں۔ ابدیت اور بقائے دوامی کہیں کسی مستقبل میں نہیں بلکہ حال ہی میں موجود ہے۔ ہمارے مسائل تو حال سے متعلق ہیں اور ان کو اسی وقت حل کرنا ہے۔ ہم میں سے جو سنجیدہ مزاج اور مستعد ہیں، ان پر لازم ہے کہ اپنی زندگی کو از سر نو بدلیں۔ لیکن ایسی تبدیلی تب ہی ہو سکتی ہے جب کہ ہم اُن تمام لوازمات اور اقتدار کو ترک کر دیں جن کو ہم نے اپنی حفاظت کی غرض سے اور اپنی زبردست خواہشات کو پورا کرنے کے لیے پیدا کر لیا ہے۔ خود شناسی سے آزادی کی شروعات ہوتی ہے اور جب ہم اپنے کو پوری طرح جان لیں گے تب ہی امن و امان پھیلانے کے اہل ہو سکیں گے۔

اب یہ سوال ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک تنہا فرد کیا کر سکتا ہے، جس سے دنیا کی تاریخ پر عظیم اثر پڑے، اور کیا محض کسی ایک انسان کے